



کلاس: 12th

مضمون: اکنامکس

باب 13: اسلام کا معاشی نظام

(مشقی سوالات)

سوال 1: نیچے دیئے گئے ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات  
میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. اسلام قائل ہے۔

(الف) اجتماعی ملکیت کا

(ب) انفرادی ملکیت کا ✓

(ج) حکومتی ملکیت کا

(د) چند افراد کے پاس دولت کے ارتکاز کا

2. صرف دولت جائز ہے۔

(الف) فضول خرچی کے ساتھ

(ب) بخل کے ساتھ

(ج) اعتدال کے ساتھ ✓

(د) نمائشی انداز میں

3. اسلام منع کرتا ہے۔

(الف) دولت جمع کرنے سے

(ب) دولت تقسیم کرنے سے

(ج) صرف دولت سے

(د) پیدائش دولت سے

4. اسلام مخالف ہے۔

(الف) اجارہ داریوں کا

(ب) مکمل مقابلہ کا

(ج) کاروبار کرنے کا

(د) زراعت کا

5. احسان سے مراد ہے۔

(الف) ہر کسی کو اس کا حق دینا

(ب) حق سے کم دینا

(ج) ظلم کرنا

(د) کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا

**6. نمائشی اخراجات ہے۔**

(الف) لوگ خوشحال ہوتے ہیں

(ب) معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے

(ج) خوشحالی کی علامت ہے

(د) معاشرہ ترقی کرتا ہے

**7. سود پر مبنی نظام ہے۔**

(الف) اشتراکیت

(ب) سرمایہ داری

(ج) اسلام

(د) سب

8. غیر سودی بنکاری کا متبادل ہے۔

(الف) شراکت و مضاربت

(ب) ٹیکس

(ج) معاوضہ پر خدمات

(د) الف، ب اور ج

9. پاکستان میں بلا سود بزرگاری پر کام کا آغاز ہوا۔

(الف) 1979ء

(ب) 1975ء

(ج) 1988ء

(د) 1990ء

10. پاکستان میں نفع و نقصان میں شراکت کے کھاتوں کا آغاز ہوا۔

1978 (الف)

1980 (ب)

1982 (ج)

1985 (د)

## سوال 4: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجئے۔

1. اسلام میں ملکیت کا تصور کیا ہے؟

جواب:

اسلام میں تمام وسائل اور زمینیں اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور انسان کو بطور نائبِ خدا محدود حق ملکیت دیا گیا ہے۔ یعنی انسان اپنی ملکیت میں آزاد ہے لیکن اس کے استعمال پر کچھ حدود ہیں اور چند وسائل کو اجتماعی ملکیت قرار دیا گیا ہے، تاکہ ہر انسان ان سے استفادہ کر سکے۔

2. اعتدال سے کیا مراد ہے؟

جواب:

اعتدال کا مطلب ہے ہر کام میں حد اور توازن اختیار کرنا۔ زندگی کے تمام شعبوں میں فضول خرچی، بخل اور نمائشی انداز سے بچنا اور ضرورت کے مطابق وسائل استعمال کرنا۔

### 3. ارتکاز دولت کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب:

دولت کے چند افراد کے ہاتھوں میں ارتکاز سے معاشرتی اور معاشی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں:

- غربت اور معاشی ناہمواری بڑھ جاتی ہے۔
- عوام کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔
- معاشرتی حسد، بغض اور بغاوت جنم لیتا ہے۔
- معیشت میں غیر مؤثر طلب پیدا ہوتی ہے اور پیداوار متاثر ہوتی ہے۔

### 4. اسلامی ریاست کا معاشی کردار کیا ہے؟

جواب:

اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ:

- ہر شہری کے لیے بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرے۔

- زکوٰۃ اور دیگر مالی نظام کے ذریعے غربت اور محرومی کم کرے۔
- معاشی عدل و انصاف کو یقینی بنائے۔
- عوام کی فلاح و بہبود کے لیے وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنائے۔

## 5. معاشی عدل کی تعریف کریں۔

جواب:

معاشی عدل کا مطلب ہے کہ دولت، وسائل اور آمدنی کے تمام معاملات میں ہر فرد کو اس کا حق دیا جائے، بلا ضرورت اضافے یا کمی کے، تاکہ معاشرت میں ہر شخص اپنی ضروریات عزت و وقار کے ساتھ حاصل کر سکے۔

## 6. احسان کا معاشی اطلاق کیا ہے؟

جواب:

احسان کا معاشی اطلاق یہ ہے کہ انسان عدل سے بڑھ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے:

- غریب، محتاج، قرض دار اور مستحق کو مالی مدد فراہم کرے۔
- عیش و عشرت سے بچتے ہوئے وسائل کا استعمال کرے اور باقی مخلوق خدا کو بھی شریک کرے۔
- کاروباری اور پیداواری سرگرمیوں میں انصاف اور فیاضی کا مظاہرہ کرے۔

## سوال 5: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کریں۔

✨ سوال نمبر 1: اسلامی معاشی نظام کے اہم خدو خال بیان کیجئے۔

❖ جواب:

اسلامی معاشی نظام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جو نہ صرف فرد کی فلاح بلکہ اجتماعی فلاح بھی یقینی بناتا ہے۔ اس کے اہم خدو خال درج ذیل ہیں:

### 1. مالکیت کا تصور (Concept of Ownership)

- اسلام میں تمام وسائل اور دولت اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور انسان کو بطور نائب خدا محدود حق ملکیت دیا گیا ہے۔
- انسان اپنی ملکیت میں آزاد ہے لیکن اس پر کچھ حدود ہیں، جیسے کہ وسائل کو ضائع نہ کرے اور اجتماعی ملکیت کے حق کا احترام کرے۔
- چند وسائل جیسے دریا، جنگلات، ہوا اور قدرتی اشیاء سب کے لیے دستیاب ہیں اور ہر انسان کا ان پر مساوی حق ہے۔

### 2. معاشی عدل (Economic Justice)

- اسلامی نظام میں عدل کی بنیاد پر تمام معاشی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔
- پیدائش، دولت، تقسیم اور تبادلے کے تمام معاملات میں ہر شخص کو اس کا حق ملتا ہے۔
- عدل کے بغیر معاشرت میں غربت، استحصال اور بے روزگاری پیدا ہوتی ہے، جس سے معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔
- عدل کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد اپنی ضروریات عزت و وقار کے ساتھ پورا کر سکے۔

### 3. احسان (Benevolence)

- احسان کا مطلب ہے عدل سے بڑھ کر دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا۔
- محتاج، غریب، قرض دار اور کمزور افراد کی مالی مدد کرنا۔
- اپنے وسائل کو صرف ذاتی فائدے کے لیے استعمال نہ کرنا بلکہ خاندان، دوستوں اور معاشرتی فلاح کے لیے بھی استعمال کرنا۔
- کاروباری اور پیداواری کاموں میں بھی انصاف اور فیاضی اختیار کرنا۔

### 4. ارتکاز دولت اور ذخیرہ اندوزی سے بچاؤ

- دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز اور ذخیرہ اندوزی (Hoarding) معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔

- اس سے غربت بڑھتی ہے، عوام کے لیے ضروری اشیاء مہنگی ہو جاتی ہیں اور معاشرت میں حسد و بغاوت پیدا ہوتی ہے۔
- اسلام دولت کو یکساں اور مؤثر طریقے سے تقسیم کرنے پر زور دیتا ہے، اور ضرورت مندوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

## 5. اعتدال اور فضول خرچی سے پرہیز (Austerity and Moderation)

- اسلام فضول خرچی اور نمائشی زندگی کے مخالف ہے۔
- وسائل کو ضرورت اور اعتدال کے مطابق استعمال کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔
- اعتدال اختیار کرنے سے فرد اور معاشرہ دونوں کی فلاح ممکن ہوتی ہے اور معیشت میں استحکام آتا ہے۔

## 6. غیر سودی نظام (Interest-Free System)

- سود (Riba) اسلام میں سختی سے ممنوع ہے۔
- اسلامی نظام میں تجارتی اور مالی معاملات سود کے بغیر شریعت کے اصولوں کے مطابق انجام دیے جاتے ہیں۔
- شراکت (Mudarabah) اور مضاربت (Musharakah) جیسے سود سے پاک طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

## 7. مساوی مواقع اور اقتصادی مساوات

- ہر فرد کو رزق کے حصول کے مساوی مواقع دیے جاتے ہیں، خواہ وہ غریب ہو یا امیر، مسلمان ہو یا غیر مسلم۔
- معاشرت میں طبقاتی فرق کو کم سے کم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ ہر شخص اپنی محنت کے مطابق فائدہ اٹھا سکے۔

## 8. ریاست کا معاشی کردار

- ریاست ہر شہری کے لیے بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی کو یقینی بناتی ہے۔
- غربت اور محرومی کم کرنے کے لیے زکوٰۃ، صدقات اور حکومتی اقدامات کے ذریعے وسائل تقسیم کرتی ہے۔
- معاشرتی اور اقتصادی عدل کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری ریاست پر بھی عائد ہے۔

### ◆ نتیجہ:

اسلامی معاشی نظام انسانی زندگی میں عدل، احسان، مساوات، اعتدال اور اقتصادی استحکام کو فروغ دیتا ہے۔ یہ نہ صرف فرد کی ذاتی فلاح بلکہ معاشرتی بہبود اور اخلاقی اقدار کے نفاذ پر بھی زور دیتا ہے۔ اس نظام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور رسول اکرم ﷺ کے احکامات پر ہے، جو اسے دیگر اقتصادی نظاموں سے ممتاز بناتی ہے۔

سوال نمبر 2: اسلامی معاشی نظام کی اہم اخلاقی اقدار کے معاشی اطلاق پر بحث کیجئے۔

❖ جواب:

اسلامی معاشی نظام صرف دولت کے حصول یا مالی سرگرمیوں تک محدود نہیں بلکہ اس میں اخلاق، عدل، مساوات، احسان اور اعتدال کو معاشرتی اور اقتصادی زندگی میں نافذ کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

## 1. مساوات (Equality)

اسلام ہر انسان کو پیداوار اور وسائل سے فائدہ اٹھانے کے مساوی حقوق دیتا ہے۔

معاشی سطح پر اس کا اطلاق یہ ہے کہ:

- عوام کو بنیادی ضروریات زندگی تک رسائی دی جائے۔
- رزق کے حصول کے یکساں مواقع فراہم کیے جائیں۔
- وسائل اور دولت کے غیر منصفانہ ارتکاز کو روکا جائے۔

مثال: دریا، جنگلات، قدرتی پھل اور دیگر وسائل سب کے لیے دستیاب ہوں۔

## 2. عدالت و انصاف (Justice)

عدل کا مطلب ہے ہر فرد کو اس کا حق دینا اور کسی کو اس کے حق سے محروم نہ کرنا۔

### معاشی زندگی میں عدل کے اطلاق کی مثالیں:

- مزدور اور کام کرنے والوں کو ان کا معاوضہ بروقت اور مکمل دینا۔
- ٹیکس اور حکومتی وسائل کی تقسیم میں شفافیت برقرار رکھنا۔
- سود، دھوکہ دہی اور استحصال سے بچنا۔

**مقصد:** معاشرت میں غربت اور استحصال کو کم کرنا اور معاشی سرگرمیوں میں استحکام لانا۔

### 3. احسان (Benevolence)

احسان، عدل سے بڑھ کر دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا ہے۔

#### معاشی اطلاق:

- ضرورت مندوں، قرض داروں اور غریبوں کی مالی مدد کرنا۔
- اپنی دولت میں محتاجوں کو شامل کرنا اور صدقہ و خیرات کے ذریعے غریبوں کی فلاح کرنا۔
- کاروباری اور پیداواری کاموں میں فیاضی اور انصاف اختیار کرنا۔

اثر: معاشرت میں سکون، اعتماد اور تعاون بڑھتا ہے۔

#### 4. ارتکاز دولت اور ذخیرہ اندوزی سے بچاؤ

دولت کا چند افراد میں ارتکاز اور ذخیرہ اندوزی معاشرتی بگاڑ پیدا کرتی ہے۔

اسلام میں اس کے معاشی اثرات:

- عوام کے لیے ضروری اشیاء مہنگی یا کم دستیاب ہو جاتی ہیں۔
- معاشرت میں حسد، فقر اور بغاوت پیدا ہوتی ہے۔
- ریاست محتکر کو قانونی طور پر مجبور کر سکتی ہے کہ وہ اپنی ذخیرہ شدہ اشیاء عوام کو مناسب قیمت پر فروخت کرے۔

#### 5. اعتدال اور فضول خرچی سے پرہیز

اسلام فضول خرچی اور نمائشی زندگی کے مخالف ہے۔

معاشی اطلاق:

- ضروریات زندگی کو اعتدال کے ساتھ پورا کرنا۔
- دولت کو عیش و عشرت اور فضول چیزوں پر ضائع نہ کرنا۔
- زیادہ وسائل کو پیداواری اور تعمیری کاموں میں استعمال کرنا۔

اثر: معاشرتی وسائل کی بچت، پیداوار میں اضافہ اور معیشت کا استحکام۔

## 6. غیر سودی نظام (Interest-Free Economy)

اسلام میں سودی لین دین (Riba) ممنوع ہے کیونکہ یہ دولت کے ارتکاز اور اقتصادی استحصال کا باعث بنتا ہے۔

### معاشی اطلاق:

- شراکت (Mudarabah) اور مضاربت (Musharakah) کے ذریعے منافع اور نقصان میں شراکت۔
- عوام کو سود سے پاک مالی نظام فراہم کرنا۔

اثر: معیشت میں شفافیت اور ہر فرد کے لیے مساوی مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

### ◆ نتیجہ:

اسلامی معاشی نظام میں اخلاقی اقدار کا معاشی اطلاق فرد اور معاشرت دونوں کی فلاح کے لیے ضروری ہے۔

یہ نظام دولت کے حصول کے ساتھ ساتھ:

- معاشرت میں عدل و انصاف

- ضرورت مندوں کی مدد
- دولت کا مساوی اور مؤثر استعمال
- فضول خرچی اور ذخیرہ اندوزی سے بچاؤ کا ضامن ہے۔

اس طرح اسلامی معاشی نظام معاشی سرگرمیوں میں اخلاقی اقدار کی عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے اور معاشرتی بہبود کے لیے ایک مثالی ماڈل پیش کرتا ہے۔

🌟 سوال نمبر 3: غیر سودی بنیادوں پر بنک کیسے قائم کیا جا سکتا ہے؟

❖ جواب:

### 1. شراکت اور مضاربت

(شراکت مضاربت):

- بینک سرمایہ فراہم کرتا ہے اور کاروباری شخص محنت کرتا ہے۔
- منافع طے شدہ تناسب کے مطابق بانٹا جاتا ہے، نقصان صرف سرمایہ دینے والے (بینک) کو ہوتا ہے، کاروباری شخص کا نقصان محنت ضائع ہونا۔

(مشارکہ):

- بینک اور صارف دونوں سرمایہ لگاتے ہیں۔

- منافع اور نقصان دونوں سرمایہ کے تناسب سے بانٹے جاتے ہیں۔

## 2. اجارہ اور کرایہ داری

- بینک کسی سامان یا جائیداد کو کرایہ پر دیتا ہے، جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے۔
- یہ آمدنی سود نہیں بلکہ کرایہ ہے۔

مثال: بینک کسی کارخانے یا مکان کو کرایہ پر دیتا ہے۔

## 3. قراض حسنہ

- یہ قرض کی ایک شکل ہے جو بغیر سود کے دی جاتی ہے۔
- ضرورت مند یا چھوٹے کاروباری افراد کو اصل رقم واپس کرنی ہوتی ہے لیکن کوئی اضافی سود نہیں دینا پڑتا۔

## 4. اسلامی بینکنگ کے اصول

- سود سے اجتناب: سودی لین دین پر مکمل پابندی۔
- شفاف لین دین: سود کی جگہ منافع اور نقصان میں شراکت۔
- معاشرتی فائدہ: قرض اور سرمایہ کاری میں غریبوں اور چھوٹے کاروباروں کی مدد۔
- اخلاقی پابندی: حرام کاروبار یا اشیاء میں سرمایہ کاری نہ ہو۔

## 5. انتظامی ڈھانچہ

- شیریا بورڈ: بینک کے تمام فیصلے اسلامی قانون (Shariah) کے مطابق ہوں۔
- ریسک مینجمنٹ: سرمایہ کاری میں نقصان کی ذمہ داری اور خطرات واضح ہوں۔
- شفاف حساب کتاب: ہر لین دین میں واضح اصول اور ریکارڈنگ ہو۔

### ◆ نتیجہ:

غیر سودی بینکنگ میں سرمایہ، منافع اور نقصان کی شفاف شراکت، کرایہ داری، اور قرض حسنہ کے ذریعے مالی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس طرح بینک نہ صرف سود سے پاک رہتا ہے بلکہ معاشرتی اور اخلاقی اقدار کے مطابق کام کرتا ہے۔

✨ سوال نمبر 4: اسلام میں معاشی عدل سے کیا مراد ہے؟ اور عملی زندگی میں اس کا کیا اطلاق ہے؟

### ◆ جواب:

اسلام میں معاشی عدل (Economic Justice) کا مطلب ہے کہ ہر فرد کو اس کے حق کے مطابق معاشی مواقع، وسائل اور مراعات فراہم کی جائیں اور کسی کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے۔ یہ اصول عدل و انصاف کے نظریے پر مبنی ہے جو انسان کی بنیادی ضروریات، عزت و وقار، اور معاشرتی فلاح کو یقینی بناتا ہے۔

## 1. معاشی عدل کی تعریف

- لغوی معنی: کسی شے کو اس کے اصل مقام یا حق پر دینا۔
- اصطلاحی معنی: پیدائش، دولت، تبادلہ، اور تقسیم وسائل میں حق اور انصاف کی بنیاد پر فیصلے کرنا۔
- مقصد: ہر فرد کی ضروریات زندگی، رزق و روزگار، اور سماجی حقوق کو پورا کرنا۔

## 2. اسلام میں معاشی عدل کے بنیادی اصول

### وسائل کی مساویانہ دستیابی:

- ہر انسان، مسلمان یا غیر مسلم، اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا حق رکھتا ہے۔
- مثال: دریا، پہاڑ، جنگلات، ہوا، اور زمین کے وسائل سب کے لیے مشترک ہیں۔

### اجارہ داری اور منافع کی زیادتی سے بچاؤ:

- کسی فرد یا گروہ کو معاشی وسائل پر مکمل کنٹرول حاصل نہ ہو۔
- اجارہ داری یا ذخیرہ اندوزی معاشرتی عدل کے خلاف ہے۔

### رزق کے یکساں مواقع:

- معاشرے کے ہر فرد کو رزق حاصل کرنے کے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔
- معاشی بدحالی اور غربت سے بچاؤ:
- غربت کو معاشرتی خطرہ سمجھا جاتا ہے۔
- انسانوں کے لیے رزق تلاش کرنا اللہ کی عنایت کے طور پر اہم ہے۔

### دولت کی تقسیم میں عدل و انصاف:

- پیداواری عمل میں مزدوروں، کسانوں، اور ملازمین کو ان کے محنت کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔
- فراہمی اور لین دین میں دھوکہ یا استحصال نہ ہو۔
- فضول خرچی اور بخل سے بچنا ضروری ہے۔

### 3. عملی زندگی میں معاشی عدل کے اطلاق کی مثالیں

- ملازمین کا حق: کسی ملازم کو اس کے کام کے مطابق تنخواہ اور مراعات ملیں۔
- زرعی پیداوار: کسان کو فصل کی منصفانہ قیمت دی جائے۔

● کاروبار میں انصاف: کاروباری لین دین میں دھوکہ دہی یا اجارہ داری نہ ہو۔

● زکوٰۃ و خیرات: دولت کے ایک حصے کو ضرورت مندوں اور غریبوں پر خرچ کیا جائے تاکہ معاشرتی خلا کم ہو۔

● ریاست کی ذمہ داری: حکومت ہر شہری کے لیے بنیادی ضروریات زندگی کو یقینی بنائے اور معاشرتی ناہمواری کو کم کرے۔

◆ نتیجہ:

معاشی عدل اسلام میں صرف دولت کی تقسیم نہیں بلکہ ہر فرد کے معاشی حقوق، ضروریات اور عزت و وقار کو برقرار رکھنے کا نظام ہے۔ یہ انسان کو نہ صرف اپنی زندگی میں انصاف پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے بلکہ پورے معاشرے میں امن، خوشحالی اور سماجی ہم آہنگی بھی قائم کرتا ہے۔

✽ سوال نمبر 5: درج ذیل پر نوٹ لکھئے۔

- (الف) اعتدال
- (ب) قناعت اور کفایت شعاری
- (ج) اسلام میں ارتکاز دولت کا خاتمہ

◆ جواب:

(الف) اعتدال (Moderation)

## تعریف:

اعتدال کا مطلب ہے زندگی کے ہر شعبے میں توازن اختیار کرنا، یعنی نہ زیادہ اور نہ کم۔ ہر کام اپنی حد میں ہونا چاہیے۔

## اسلام میں اہمیت:

- اسلام میں اعتدال کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ انسان کو فضول خرچی، لالچ اور انتہاپسندی سے بچاتا ہے۔
- اعتدال سے انسان نہ صرف اپنی ذاتی زندگی میں سکون پاتا ہے بلکہ معاشرے میں بھی انصاف اور ہم آہنگی قائم رہتی ہے۔

## معاشی اطلاق:

- دولت اور وسائل کا صحیح استعمال کرنا، بغیر فضول خرچی کے۔
- ضرورت سے زیادہ دکھاوا یا مہنگا خرچ نہ کرنا، مثلاً سونے چاندی کے برتن یا بہت مہنگے کپڑے۔
- کاروبار اور خریداری میں درمیانہ روی اختیار کرنا۔
- اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا۔

## مثال:

- کھانے پینے میں ضرورت سے زیادہ نہ کھانا۔

- لباس اور رہائش میں میانہ روی اختیار کرنا۔

### نتیجہ:

اعتدال سے فرد کی مالی حالت مستحکم رہتی ہے اور معاشرے میں اقتصادی انصاف قائم ہوتا ہے۔

### (ب) قناعت اور کفایت شعاری (Contentment and Austerity)

#### تعریف:

- قناعت: جو کچھ انسان کے پاس ہے اس پر راضی ہونا اور لالچ سے بچنا۔
- کفایت شعاری: وسائل اور دولت کا مناسب، مفید اور غیر فضول استعمال۔

#### اسلام میں اہمیت:

- اسلام چاہتا ہے کہ انسان حلال ذرائع سے حاصل شدہ دولت پر خوش اور مطمئن رہے۔
- فضول خرچی اور دولت کے ارتکاز سے بچنا واجب ہے۔

#### معاشی اطلاق:

- اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد باقی دولت کو محتاجوں اور مستحق افراد کے لیے خرچ کرنا۔

- عیش و عشرت سے بچنا اور صرف ضروریات پر توجہ دینا۔
- دولت کو تعمیری کاموں اور پیداوار میں استعمال کرنا۔

**مثالیں:**

- گھر کے ضروری اخراجات کے بعد خیرات کرنا۔
- فضول کھانے پینے اور مہنگے پوشاک سے بچنا۔

**نتیجہ:**

قناعت اور کفایت شعاری معاشرے میں دولت کے غیر مساوی تقسیم کو کم کرتی ہیں اور اقتصادی استحکام لاتی ہیں۔

## **(ج) اسلام میں ارتکاز دولت کا خاتمہ (Elimination of Concentration of Wealth)**

**تعریف:**

ارتکاز دولت کا مطلب ہے کہ دولت اور وسائل چند افراد یا امرا کے ہاتھ میں جمع ہو جائیں، جبکہ عام لوگ محتاج رہیں۔

**اسلام میں مذمت:**

- قرآن و سنت میں دولت کے چند ہاتھوں میں جمع ہونے اور ضرورت مندوں تک نہ پہنچانے کی سخت مذمت کی گئی ہے۔
- یہ عمل معاشرتی ناانصافی، غربت اور معاشی پسماندگی پیدا کرتا ہے۔

### معاشی اطلاق:

- امیر افراد اپنے مال کا حصہ زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات کے ذریعے مستحقین کو دیں۔
- دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے بچانا۔
- حکومت کا ذمہ دار ہونا کہ وہ عوام کو بنیادی ضروریات فراہم کرے۔
- غیر ضروری سرمایہ کاری اور ذخیرہ اندوزی سے بچنا۔

### نتیجہ:

- ارتکاز دولت کا خاتمہ عوام کے لیے وسائل کے مساوی مواقع پیدا کرتا ہے۔
- غربت اور معاشرتی فرق کو کم کرتا ہے۔
- معاشرے میں امن، سکون اور اقتصادی استحکام قائم ہوتا ہے۔

  
**Note:**

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

**Author: Muhammad Asghar**

**Purpose:** To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

**Copyright & Usage Policy**

© **2026 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.